رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر — الہام غلام احمد قادیانی

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۹ؔ
ششماہی ۵ؔ
سہ ماہی ۲؍۱۲

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ؔ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

نمبر ۸۲	مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء	یوم یکشنبہ	مورخہ ۱۷ رجب ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

حضرت اُمّ المومنین سلمہا اللہ تعالےٰ

کے متعلق

ڈاکٹری رپورٹ

حضرت اُمّ المومنین سلمہا اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۲ر اکتوبر شام تک کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضرت ممدوحہ کو آج بخار زیادہ ہوگیا ہے۔ علاوہ ازیں جلد کے مختلف حصوں میں درد اور ورم ہے۔ گھبراہٹ بھی زیادہ ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس پاک مقدس اور بابرکت وجود کو جلد سے جلد صحت کامل عطا فرما کر بہت دیر تک ہمارے سروں پر سلامت رکھے

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ر اکتوبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے کان کی تکلیف میں کسی قدر افاقہ ہے لیکن گلے کی خراش ابھی رفع نہیں ہوئی۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت عطا فرمائے۔

آج خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے وقار کا وہ مفہوم تفصیلاً بیان فرمایا۔ جو اسلام نے دُنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

جناب مرزا عزیز احمد صاحب ای۔ اے۔ سی آج صبح واپس گوجرانوالہ تشریف لے گئے ہیں۔

افسوس مرزا محمد صادق صاحب خلف مرزا حسین بیگ صاحب مرحوم کی لڑکی آج فوت ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کا دوسرا اجلاس

۲۳-۲۴-۲۵ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو منعقد ہوگا

حسب ہدایت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جملہ جماعتہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مجلس مشاورت کا یہ اجلاس ۲۳ر اکتوبر ۳۶ء کو بعد نماز جمعہ شروع ہو کر ۲۵ر اکتوبر کی دوپہر تک جاری رہے گا۔ انشاء اللہ۔

مجلس مشاورت کے اجلاس منعقدہ اپریل گذشتہ میں جو اعلان حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ اس کے مطابق تمام وہی نمائندے اس اجلاس میں شریک ہوں گے۔ جو سابقہ اجلاس میں شامل ہوئے تھے۔ نمائندگان مندرجہ ذیل تین سوالات کے جوابات دینے کے لئے تیار ہو کر تشریف لائیں:۔

۱- آیا ان کی جماعتوں کے بقائے صاف ہو چکے ہیں۔ اگر نہیں ہوتے تو کیوں؟

۲- آیا ان کی جماعتوں نے چندے باقاعدہ ادا کئے ہیں۔ اگر نہیں کئے۔ تو کیوں؟

۳- بقایوں کے صاف کرنے اور جماعتوں میں چندوں کے متعلق باقاعدگی پیدا کرنے میں انہیں کیا دقتیں پیش آئیں۔

۴- جماعت جس مالی تنگی کے دور سے گزر رہی ہے۔ اس کے کیا کیا علاج ہو سکتے ہیں

ضروری تھا۔ کہ جماعتیں اعلانِ ہذا کی تاریخ (یعنی ۲۴ر ستمبر ۳۶ء) سے ایک ہفتہ تک اپنے اپنے نمائندگان کی فہرستیں دفتر ہذا میں بھیج دیتیں۔ لیکن اکثر جماعتوں نے ایسا نہیں کیا۔ اب براہِ مہربانی ہر وہ جماعت جس نے ابھی تک اپنی فہرست ڈاک میں نہیں ڈالی۔ بغیر مزید تعویق کے ارسال کر دے ۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

مقدمہ قبرستان کی سماعت

بٹالہ ۱۲ر اکتوبر۔ مقدمہ مندرجہ عنوان کی سماعت کے لئے آج کی تاریخ مقرر تھی۔ ملزمین کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ، جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور۔ جناب شیخ ارشد علی صاحب پلیڈر بٹالہ اور جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر قادیان موجود تھے۔ جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ اور بعض دوسرے احباب بھی کارروائی دیکھنے کے لئے موجود تھے۔ کارروائی قریبًا ساڑھے دس بجے شروع ہوئی۔ اور ڈیڑھ بجے کے قریب ختم ہوئی۔ مزید سماعت کے لئے ۳۰ر اکتوبر کی تاریخ مقرر ہوئی۔ جس کی بمقام شاہپور کنڈی جو پٹھانکوٹ سے چھ میل پر ہے۔ اور جہاں ریل بھی نہیں جاتی سماعت ہوگی ۔ (مفصل آئندہ)

نیشنل لیگیں جلد متوجہ ہوں

جملہ سیکرٹری صاحبان نیشنل لیگ سے التماس ہے۔ کہ مرکزی لیگ کو اہم ضروریات کے پیش نظر مالی امداد کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے تمام ماتحت لیگیں اپنے اپنے چندوں کی رقوم جلد سے جلد دفتر مرکزیہ لاہور میں ارسال کر دیں۔

(خاکسار عبد الرحمٰن مغل۔ قائم مقام سیکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور)

مرثیہٴ وفات حافظ سیّد عبد المجید صاحب

مالک کمرشل ہوس منصوری

(از جناب مولوی ذو الفقار علی خان صاحب گوہر رام پوری)

اے اخی عبد المجید اے طائرِ خلد آشیاں
اے علمبردار منصوری ہُوا منصور تو
تھا مبارک سال سنہ انیس سو دس اے اخی
تیرا ذکرِ خیر ہوتا ہی رہیگا اے اخی
تیری جد و جہدِ دینی سے مکرم ہو گیا
تو رہا مصروفِ تبلیغ و اشاعت تاحیات
تیرا حلم و انکسار اور وہ ترا خلق و عمل
جوشِ ایماں نے ترے گھر بھر کو مخلص کر دیا
حافظِ قرآں بھی تھا تو حافظِ ملت بھی تھا
تو نے تعمیرِ مساجد سے بنایا پُر ضیا
تو نے کیں ہر رنگ میں دینِ خدا کی خدمتیں
تیری طرزِ زندگی ہر چند سادہ تھی بہت
تیری فرقت حکمِ ربی تیرے حق میں وصلِ یار
کوئی بھولے بھی تو کیونکر بھولنے دیتیں نہیں
سینۂ احباب فرقت سے تری مجروح ہیں
شدتِ امراض میں بھی شاکر و صابر تھا تو
تو درِ احمدؐ پہ آ بیٹھا تو مر کر ہی اُٹھا
ہے تری فرقت میں گو ہر مضطرب غمگین و زار

اے محبت پرور اے صدق و وفا کے پہلواں
تو نے منصوری پہ گاڑا احمدیت کا نشاں
تو نے جب کی بیعتِ احمدؐ نبیٔ قادیاں
گونجتی جبتک رہیگی ان پہاڑوں میں اذاں
بڑھ گیا کچھ اور بھی وہ تیرا شرفِ خانداں
تیری تربت کو منور رکھے ربِ آسماں
دشمنانِ دیں بھی تھے مداح جنکے بیگماں
احمدیت پر فدا ہے ان میں ہر پیر و جواں
رحمتِ حق کیوں نہ ہو پھر تیرے گھر کی پاسباں
ہو گئی تاریکیٔ کفرِ مستوری ضو فشاں
تیرے اخلاص و وفا کے غیر بھی ہیں مدح خواں
سوزِ ایماں سے مگر رنگین تھا تیرا بیاں
سب ہی لیکن غمِ فرقت سے ہیں خستہ جاں
تیری صورت تیری سیرت تیرا بذلِ بیکراں
اے انیسِ خستہ حالاں اے رفیقِ دوستاں
شاہدِ صدق و وفا تھی تیری مرگِ ناگہاں
تیری ہجرت سے رفاقت کا نمونہ ہے عیاں
مجلسِ احمدؐ میں تو ہوگا یقینًا شادماں

ہو تری تُربت معطر اے اخی عبد المجید
تیرے پسماندوں کا ہو ہر روز جیسے روزِ عید

ایک ضروری اعلان

ہمارے نمائندہ چوہدری شریف احمد صاحب و چوہدری محبوب احمد صاحب پنجاب کے مختلف شہروں میں ایجنسیاں قائم کرنے کے لئے دورہ کر رہے ہیں۔ احباب سے توقع ہے۔ کہ وہ ہر ممکن کوشش کر کے ان کے کام میں ممد ہونگے ۔

(جنرل مینیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ر رجب سنہ ۱۳۵۵ھ

فلسطین میں یہود کی آبادی کے متعلق بعض ہندو صاحبان کا رویہ

فلسطین میں یہود کو جس رنگ میں آباد کیا جارہا ہے۔ اور وہ ملک کے سرسبز علاقوں پر جس طرح قابض ہو رہے ہیں۔ اسے کوئی بھی حق پسند انسان جائز اور روا قرار نہیں دے سکتا۔ اور یہ بالکل واضح بات ہے۔ کہ فلسطین میں جس قدر یہود کی آبادی بڑھے گی۔ وہاں کے اصلی باشندوں کو اسی قدر مشکلات۔ اور مصائب کا شکار ہونا پڑے گا۔ کیونکہ وہ علاقہ کوئی غیر آباد اور ویران نہیں۔ جہاں یہود جاکر آباد ہو رہے ہیں۔ تا یہ سمجھا جائے۔ کہ ان کے آباد ہونے سے غیر آباد حصۂ ملک آباد ہو کر اگر ملک کی خوشحالی کا باعث نہیں بن سکے گا۔ تو اس کے لئے موجب نقصان بھی نہ ہوگا۔ بلکہ یہود اس علاقہ پر قابض ہو رہے ہیں۔ جو پوری طرح آباد ہے۔ اور جہاں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں باہر سے آکر آباد ہونے والوں کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ اور وہ صرف اسی صورت میں آباد ہو سکتے ہیں۔ کہ اصل باشندوں کو یا تو اپنا غلام بنالیں۔ یا پھر ان کو وہاں سے نکل جانے پر مجبور کر دیں۔

یہی وہ صورت ہے۔ جس نے فلسطین کے تمام باشندوں کو بغیر اس امتیاز کے کہ وہ مسلمان ہیں۔ یا عیسائی۔ اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ فلسطین میں یہود کے داخلہ کے خلاف انتہائی زور کے ساتھ آواز اٹھائیں۔ اور جو کچھ کر سکتے ہیں۔ کر گزریں۔ یہود کے مقابلہ میں باشندگان فلسطین کی مظلومیت بالکل ظاہر ہے۔ ایک ایسی قوم کا جس کے خوفناک منصوبوں۔ ظالمانہ طریقوں۔ اور تباہ کن ارادوں کی وجہ سے بڑی بڑی حکومتیں ان کے وجود سے اپنے ملک کو صاف رکھنا ضروری سمجھتی ہیں۔ فلسطین کے سے چھوٹے ملک میں بے تحاشا گھستے چلے آنا ایک ایسی مصیبت ہے۔ جس کا کوئی ہوشمند انسان انکار نہیں کر سکتا۔ اور ہر دردمند اور انصاف پسند انسان کے نزدیک اہلِ فلسطین کی حالت قابلِ رحم ہے۔ لیکن ہندوستان میں ہندوؤں کا ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو یہ سمجھ کر کہ فلسطین کے تمام باشندے مسلمان ہیں۔ نہ صرف اس موقعہ پر کسی قسم کی ہمدردی نہیں ظاہر کرنا چاہتا۔ بلکہ مخالفت کر رہا ہے۔ اور جو ہندو ازراہ انسانیت کسی قسم کی حمایت کر رہے ہیں۔ ان کو کوس رہا ہے۔

ایسے لوگوں کی نمائندگی کا خاص طور پر حق ادا کرنے والے اخبار "ملاپ" اور "ہندو" ہیں۔ "ملاپ" کے نزدیک فلسطین میں یہود کی آبادی نہ صرف اہلِ فلسطین کے لئے نقصان رساں نہیں بلکہ فائدہ بخش ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:۔

"فلسطین میں عرب آباد ہیں۔ اور اب وہاں یہودی بھی آباد ہو رہے ہیں لیکن ان یہودیوں کے آباد ہونے سے عربوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا ہے بلکہ فلسطین زیادہ خوشحال ہو رہا ہے۔ کیونکہ یہودی کوئی کنگال اور قلاش نہیں ہیں بلکہ ہزارہا اور لکھوکھا روپیہ ساتھ لا رہے ہیں۔ بلکہ حکومت نے یہ شرط لگا دی ہے۔ کہ کوئی یہودی جس کے پاس کم از کم ایک ہزار پونڈ نہ ہوں فلسطین میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہودی دولت کے انبار فلسطین میں لے جارہے ہیں۔ اور اس ملک کو مالا مال کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ شور کہ فلسطین میں حکومت خواہ مخواہ خرابی پیدا کر رہی ہے۔ بالکل بے معنی ہو جاتا ہے۔ فلسطین کے عرب تو اس دولت کو خوش آمدید کہتے ہوں گے۔ ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ فلسطین کے اندر یہودی نو آبادی ضرور قائم ہو جائیگی لیکن اس میں عربوں کا کیا نقصان ہے ان کا ملک اس نو آبادی سے خوشحال ہو رہا ہے۔ لیکن ہندوستان کے مسلمان فلسطین کی اس خوشحالی کو نہیں چاہتے۔ انہیں یہ خدشہ ہے۔ کہ کہیں فلسطین پر برطانیہ ہی قبضہ نہ کئے بیٹھا رہے۔ اور ذمہ وار حکومت وہاں کبھی بھی قائم نہ ہو سکے گی"

مندرجہ بالا سطور مسلمانانِ ہند کی خواہ مخواہ عداوت اور لکھنے والے کی جہالت کا افسوسناک موقعہ پیش کر رہی ہیں۔ یہود کے فلسطین میں داخلہ کے خلاف باشندگانِ فلسطین ایک عرصہ سے شورِ محشر برپا کر رہے ہیں۔ حکومت برطانیہ روز بروز اپنی طاقت وہاں بڑھا رہی ہے۔ کشت و خون۔ اور لڑائی جھگڑوں کے واقعات مسلسل ہو رہے ہیں۔ اور اب تو یہاں تک نوبت پہونچ چکی ہے۔ کہ فلسطین میں مارشل لا جاری کر دیا گیا ہے۔ جس کے رُو سے ہائی کمشنر فلسطین کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ جنرل افسر کو اس قسم کے اختیارات تفویض کر دیں جن کے رُو سے وہ حفاظت عامہ اور ڈیفنس کی خاطر قوانین وضع کرسکیں لیکن ایک روزانہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب اور بڑے باخبر رہنے کے مدعی یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ فلسطین کے عرب یہود کی آمد کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں کیونکہ یہود ان کے ملک میں دولت کے انبار لا رہے ہیں۔ اور انہیں خوشحال بنا رہے ہیں۔ نیز یہ کہ ہندوستان کے مسلمان فلسطین کی اس خوشحالی کو نہیں چاہتے۔ یہ اگر حد سے بڑھی ہوئی عداوت۔ اور ساتھ ہی نہایت شرمناک جہالت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

بات یہ ہے۔ کہ چونکہ مسلمانانِ ہند اہلِ فلسطین سے ہمدردی کا اظہار کر رہے ہیں اس لئے "ملاپ" کے لئے ضروری ہوگیا۔ کہ وہ مخالفانہ طریقِ عمل اختیار کرے اور صریح واقعات کا انکار کرتا ہوا یہاں تک لکھ دے۔ کہ فلسطین کے لوگ تو یہود کا اپنے ملک میں آنا نعمتِ غیر مترقبہ سمجھ رہے ہیں۔

اس سے بھی بڑھ کر قدم بھائی پرمانند جی کے اخبار ہندو نے مارا ہے۔ وہ اس بات پر غیظ و غضب کا اظہار کر رہا ہے کہ پنڈت جواہر لال صاحب نے یوم فلسطین منانے کا کیوں اعلان کیا۔ اور یہ کہہ رہا ہے کہ "فلسطین کا دن منا کر وہ متعصب اور فرقہ پرست مسلمانوں کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں" گویا "ہندو" کو اتنا بھی گوارا نہیں۔ کہ کسی اور کے دل میں مظلومیت فلسطین کے متعلق ہمدردی کا جذبہ پیدا ہو۔ اور کسی رنگ میں اس کا اظہار کرے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ اس قسم کے تنگدل۔ انسانی ہمدردی سے خالی اور خواہ مخواہ مسلمانوں کے دلوں کو دکھانے والے لوگ اپنا علیحدہ ہی حلقہ رکھتے ہیں لیکن اس میں بھی شبہ نہیں۔ کہ مسلمانوں میں ہندوؤں کے متعلق جس قدر بے اعتمادی پائی جاتی ہے۔ اس کی ذمہ داری اسی طبقہ پر عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ ایک غیر متعلق معاملہ کے متعلق نہ صرف مسلمانوں کی کسی قسم کی مدد نہیں کرنا چاہتے۔ بلکہ الٹا ان کی مخالفت پر اتر آتے ہیں۔ تو مسلمان کس طرح خیال کر سکتے ہیں۔ کہ وہ معاملہ جن میں ہندوؤں کے اپنے مفادات ہیں۔ ان میں وہ منصفانہ رویہ اختیار کر سکتے ہیں۔

ذکر و فکر

KEEP TO THE LEFT.

اپنے بائیں ہاتھ کی طرف چلو

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

ایک دن میں اس تنگ گلی میں سے گزر رہا تھا جو چرخی والی گلی کہلاتی ہے۔ یا یوں کہو کہ وہ گلی جو "الحکم" سٹریٹ سے ریتی چھلہ کو نکلتی ہے۔ یہ خیال نہ تھا۔ کہ سامنے سے کوئی آ رہا ہے۔ یکدم مجھے معلوم ہوا۔ کہ ایک برقعہ پوش خاتون سامنے سے قدم بڑھائے میرے بالکل قریب پہونچ گئیں۔ میں بھی اتفاقاً تیز قدم ہی جا رہا تھا۔ اور دونوں گلی کے ایک ہی طرف تھے۔ اس لئے یکدم آمنا سامنا ہو گیا تصادم کے خوف سے میں پھرتی کے ساتھ گلی کی دوسری طرف ہو گیا۔ مگر میری ساتھ ہی وہ خاتون بھی اسی طرف پلٹ گئی۔ اور قریب تھا۔ کہ ٹکر ہو جائے۔ مگر بسرعت تمام میں پھر پہلی طرف ہو گیا۔ میرے اُدھر پہونچنے سے پہلے وہ برقع مع اپنی مالکہ کے ادھر پہونچ گیا۔ اور اس دفعہ کچھ ٹکر بھی لگی۔ پھر آنِ واحد میں دونوں دوسری طرف ٹکر کھاتے ہوئے دیکھے گئے۔ ساتھ ہی کچھ غصہ کچھ شرمندگی۔ کچھ ہنسی سے مرکب ہو کر فریقین کی بے معنی سی آوازیں بھی نکلیں۔ آخر میں مَیں نے اپنے تئیں روکا۔ اور پھر دوسری طرف نہ گیا حتیٰ کہ بیچاری برقعہ والی راستہ پا کر غالباً مجھے دل میں کوستی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔

ناظرین! یہ ایک اکیلا اور اتفاقی واقعہ نہیں تھا۔ بلکہ اس گلی میں یا ہر تنگ گلی میں روزانہ ایسے نظارے دیکھنے میں آتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ پبلک شریعت کے قانون اور سرکاری قانون دونوں میں سے کسی پر بھی عامل نہیں ہے۔ ہم لوگ بازاروں یا گلیوں میں مہذب احمدی مسلمان یا تعلیم یافتہ قانون دان کی طرح باترتیب نہیں چلتے۔ بلکہ اس طرح گذرتے ہیں۔ جس طرح بکر بولا کار بوڑ۔ یا "ڈنگروں کا اجڑ" اور جانوروں کے اتباع کا نتیجہ یہی ہوتا ہے۔ کہ ہم سے ایسی حرکتیں سرزد ہوں جو ہم سے ہونی چاہئیں۔ آجکل

ہر صبح کو میں دیکھتا ہوں۔ کہ سکول کے وقت سینکڑوں لڑکے لڑکیاں مدرسوں کی طرف گلیوں اور سڑکوں پر تیز قدم اُڑے چلے جاتے ہیں۔ مگر ان کو دیکھکر یہ نہیں معلوم ہوتا۔ کہ ان میں کوئی انتظام یا کوئی ترتیب ہے۔ حالانکہ یورپ کے شہروں میں جن کو ہم اسلامی تہذیب کھانے کے مدعی بنے ہوئے ہیں۔ پیدل چلنے والوں میں اس قدر ترتیب اور لائن بندی اور سڑک کے اطراف کی پابندی ہے۔ کہ اگر ناواقف انہیں پہلی دفعہ دیکھے تو یہی سمجھے۔ کہ یہ شہری لوگ بازار میں سے نہیں گذر رہے۔ بلکہ ایک فوج ہے۔ جو باقاعدہ مارچ کرتی ہوئی چلی جا رہی ہے۔ وہاں سڑکوں پر آدمی ہی آدمی نظر آتے ہیں۔ مگر کیا مجال کہ کسی سے کسی کو ٹکر لگے۔ یا کسی کا بچہ کسی کی ٹھوکر سے گر پڑے۔ یا پیروں کے نیچے آ جائے۔ یا خواہ مخواہ ایک طرف کے لوگوں کو دوسری طرف سے آنیوالوں کی وجہ سے کہیں ٹھہرنا پڑے۔ بلکہ وہاں دو سیدھی قطاریں پیدل چلنے والوں کی مخالف سمت میں بغیر کسی رگڑے جھگڑے کے نہایت باترتیب جاتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ان کو اس طرح چلانے والا کون ہوتا ہے؟ **اطاعت قانون کا جذبہ۔**

حالانکہ ہندوستان میں بھی وہی قانون موجود ہے۔ اور ہم احمدیوں کے لئے نہ صرف قانون بلکہ اس سے بڑھکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان موجود ہے۔ کہ راستوں میں ایک طرف ہو کر اور آگے پیچھے قطار باندھکر چلا کرو۔ نہ کہ گلی کو روک کر اور ساری سڑک پر پھیل کر۔

اور تفصیل قانون انگریزی کی اس ملک میں یہ ہے۔ کہ نصف سڑک اپنے دائیں طرف کی ایک طرف کے چلنے والوں کے لئے ہے۔ اور نصف سڑک اپنے بائیں طرف کی دوسری طرف کے چلنے والوں کے لئے ہے۔ اس انتظام کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف کے جانے والے دوسری طرف والوں سے نہ ٹکراتے ہیں نہ الجھتے ہیں۔ نہ مردوں عورتوں کے نامناسب مقابلے دیکھنے میں آتے ہیں۔ نہ عورتوں کو اپنے بچاؤ کے لئے ہر قدم پر سوچکر چلنا پڑتا ہے ہر فریق کا اپنا راستہ بالکل صاف ہوتا ہے۔ آگے پیچھے لوگ قطار میں تیز قدم برابر چلے جاتے ہیں۔ کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اور اگر کسی نے آگے نکلنا ہے۔ تو اس کا یہ قانون ہے۔ کہ اپنے آگے جانے والے کے دائیں طرف سے ہو کر آگے نکل جائے۔ بائیں طرف سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح سڑک کا دوسرا نصف حصہ استعمال کرنے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ اس نقشہ کو دیکھو۔ کہ کس خوبصورتی کے ساتھ لوگ اپنے اپنے اُتھ سڑک پر چلتے نظر آتے ہیں۔

سڑک
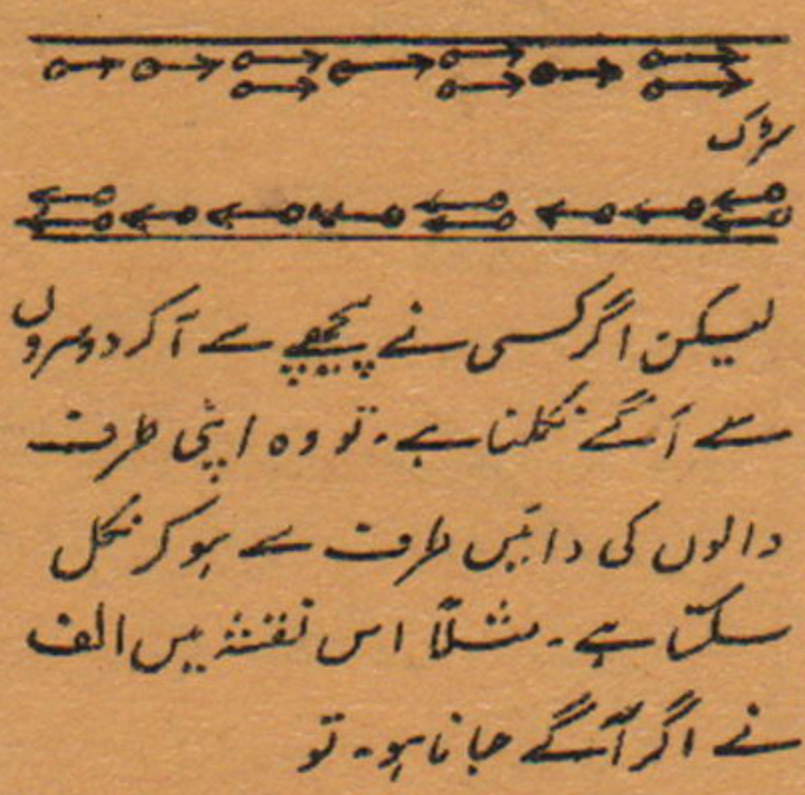
لیکن اگر کسی نے پیچھے سے آ کر دوسروں سے آگے نکلنا ہے۔ تو وہ اپنی طرف والوں کی دائیں طرف سے ہو کر نکل سکتا ہے۔ مثلاً اس نقشہ میں الف نے اگر آگے جانا ہو۔ تو

ب — الف — سڑک — ج — د
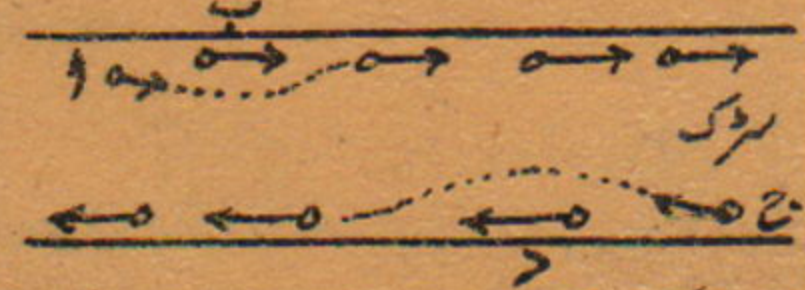
وہ سڑک کی دوسری طرف نہیں جائیگا۔ بلکہ ب کے دائیں طرف سے گزر کر پھر سڑک پر اسی طرف اپنی لائن میں شامل ہو جائے گا۔ جیسا کہ نقطہ دار لکیر سے واضح ہوتا ہے۔ اسی طرح دوسری طرف کا شخص ج جب تیز قدم ہو کر مسماۃ د سے آگے نکلنا چاہے گا۔ تو اس کے دائیں طرف سے ہو کر اس کے آگے آ جائے گا۔ مگر رہے گا اسی لائن میں۔

یہ یا اسی قسم کے قوانین دنیا کے تمام دیگر مہذب ملکوں میں رائج ہیں۔ مگر اسلام میں تو یہ تیرہ سو سال سے رائج ہیں۔ اور چونکہ ہم کو اس کے موجد ہونے کا بجا فخر حاصل ہے۔ اسی لئے ہم کو ہی اس پر دوسروں کی نسبت زیادہ عمل کرنا چاہئیے۔ نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ خوبصورتی۔ ضبط۔ تہذیب۔ تمیز آرام۔ فضول روکوں سے بچاؤ۔ اور وقت کی کفایت سب آپ کے قدم چومیں گے اور آپ کے باقی کاموں میں بھی خودبخود ایک نظام پیدا ہونا شروع ہو جائیگا۔ عورتوں اور بچوں کو بہت سہولت ہو جائیگی۔ اور سونے پر سہاگہ یہ کہ قانون کی اطاعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ پر عمل نصیب ہوگا۔

اس کے سوا ایک اور فائدہ بھی ہے وہ یہ کہ گاڑیوں لاریوں اور موٹروں وغیرہ کے حادثات اس زمانہ میں بکثرت ہوتے رہتے ہیں۔ اور فریقین ان میں مجروح بھی ہو جاتے ہیں۔ یا صرف پیدل چلنے والے کو ہی کوئی چوٹ لگ جاتی ہے۔ ایسے حادثات کے وقت پولیس فوراً دونوں طرف کے لوگوں کو عدالت میں کھینچ کر لے جاتی ہے۔ اور دوران مقدمہ میں سب سے پہلے یہی تفتیش ہوتی ہے کہ کون فریق کس طرف تھا۔ اور جس فریق کی بابت یہ ثابت ہو جائے۔ کہ وہ "اپنے ہاتھ" یعنی بائیں طرف چل رہا تھا۔ وہ باعزت بری ہو جاتا ہے۔ اور جس کی بابت یہ ثابت ہو۔ کہ وہ سڑک کی ناجائز طرف چل رہا تھا۔ اس پر جرم قائم ہو کر سارے حادثہ کی ذمہ داری اسی پر پڑ جاتی ہے۔

اس طرح علاوہ زخمی ہونے کے رسوائی۔ اور سزا دو اور مصیبتیں ایسے شخص کو بھگتنی پڑتی ہیں۔ اور صرف اس لئے کہ وہ خلاف **قانون سڑک کی غلط طرف چلتا تھا۔**

پس کیا خوبصورت نظارہ ۔ خوبصورت کیا ۔ ملکہ شاندار اور فوٹو لینے کے لائق نظارہ ہوگا ۔ جب ہم سب کے سب بموجب حکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بموجب منشائے قانون انگریزی ۔ اور بموجب تائید عقل سلیم قادیان کی گلیوں اور بازاروں میں جہاں ہماری اسی فیصدی سے زیادہ آبادی ہے ۔ اس باترتیب لائن بندی کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیں گے اور پھر دیکھنے والے دیکھیں گے ۔ کہ ایک طرف گلی کے ہماری لڑکیاں ۔ بچے برقعے پہنے ۔ بستے اٹھائے ہوا کی طرح ڈبل مارچ کرتے ہوئے آ رہے ہیں ۔ اور باوجود تنگ گلیوں اور موڑوں اور ایچ پیچ راستوں کے ان کی رَو نہر کے پانی کی طرح صفائی سے بے کھٹکے جاری ہے ۔ اور دوسری طرف ہمارے مرد اور عورتیں مخالف سمت میں آگے پیچھے لائن باندھے فرد ڈٹ چلے جا رہے ہیں نہ عورتوں کی کسی سے ٹکر ہوتی ہے ۔ اور نہ کہیں ان کا برقعہ الجھتا ہے ۔ نہ مرد کسی غلطی کے مرتکب ہو کر شرمندہ ہوتے ہیں ۔ تو کیسا موثر نظارہ قادیان کی تہذیب اور تمیز اور نظام کا ہمارے مخالفین کو نظر آئیگا اور ہمارے تبلیغی اثرات میں ایک اور نہایت دلکش اثر کا اضافہ ہو جائے گا ۔ ایسا دلکش اور ایسا دلچسپ کہ وہ ان کے دلوں کو موہ لینے کے لئے کافی ہوگا ۔ اور بعض لوگوں کے لئے تو یہ خاموش عملی تبلیغ لفظی اور زبانی تبلیغ سے بھی زیادہ مفید ثابت ہوگی ۔

پس آئندہ بازاروں اور گلیوں میں رستہ چلنے کے لئے ہمیشہ اس فقرہ کو یاد کر لو ۔ کہ :-

KEEPTO THE LEFT

ایک ضروری تصحیح

ناظم جائداد کی طرف سے جائداد کی فروخت کے متعلق جو اعلان نکل چکا ہے ۔ اس میں بعض جائدادوں کے آگے بعض رقوم درج ہیں جن کے متعلق خیال کیا جا سکتا ہے ۔ کہ وہ ان کی قیمتیں ہیں ۔ لیکن صحیح نہیں وہ کوئی دفتری اندراجات تھے ۔ جو غلط فہمی کی وجہ سے شائع ہو گئے ۔ (ناظم جائداد)

قرآن مجید کی دس آیات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت

یہ اگر انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں ۔۔ ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار (مسیح الموعود)

از ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی اے ۔ ایل ایل بی پلیڈر ۔ گجرات

یہ دعوے کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہوں ۔ کوئی معمولی دعوے نہیں ۔ آج تک ایسے لاکھوں افراد پیدا ہوئے جنہوں نے وقتاً فوقتاً یہ دعوے کیا ۔ ان میں سے ایک بہت بڑی جماعت کو تم نے ان کے دعوے میں سچا اور راستباز یقین کیا ۔ اور ایک دوسری جماعت کو جھوٹا ۔ اور مکار خیال کر کے ان سے اظہار برأت کیا ۔

قرآن مجید نے دونوں قسم کے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے ۔ راستبازوں کی علامتیں اور کذابوں کی نشانیاں بیان فرما دی ہیں ۔ تاریخی واقعات قرآنی اصول کی تائید میں ایک واضح اور روشن راہ صداقت ہمارے سامنے کھولتے ہیں ۔

واقعات تاریخی کی شہادت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوے فرمایا ۔ کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے آیا ہوں اور خدا تعالےٰ کا کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے ۔ آپ کے بالمقابل مسیلمہ یمامی اور اسود عنسی نے بھی یہی دعوے کیا ۔ نتیجہ کیا ہوا ؟ خدا تعالےٰ کی نصرت اور تائید خدا کے پیارے رسول محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئی ۔ اور آپ اور آپ کی جماعت روز بروز ترقی کرتی گئی ۔ ابولہب ۔ ابوجہل عتبہ و شیبہ جیسے باسامان دشمنوں نے اس بظاہر بے سروسامان جماعت کو مٹانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ۔ تلوار ۔ مال ۔ رسوخ تعذیب ۔ ترغیب ۔ مغالطہ ۔ مغاجعہ غرضکہ ہر ممکن طریق سے آپ کی تبلیغ کو روکنے کی کوشش کی گئی ۔ تمام منکروں کا مقصد وحید یہی تھا ۔ کہ کسی طرح خدائے واحد لاشریک کے پرستار دنیا میں باقی نہ رہیں اور نسل انسانی کا افلاس تخیل ۳۶۰ خداؤں کی عبادت کی صورت میں ہی نمایاں ہوتا رہے ۔ مگر ان کی تمام مخاصمانہ سرگرمیاں روز بروز حسرتیں ۔ اور ان کی معاندانہ کوششیں لحظہ بلحظہ ناکامیاں ثابت ہوتی گئیں ۔ آخر وہ لوگ اپنے کئے پر پشیمان اور اپنی ناکامی پر شرمندہ ہو کر رہ گئے ۔ دوسری طرف مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی بگولے کی طرح اٹھے ۔ اور اٹھنے کے ساتھ ہی بیٹھ گئے ۔ دو سال کے عرصہ میں مسیلمہ کذاب کے دو لاکھ کے قریب مرید ہو گئے مگر اسی عرصہ میں وہ انتہائی بے کسی اور بے بسی کے ساتھ قتل ہوا ۔ جس سرعت اور تیزی کے ساتھ اٹھا تھا ۔ اسی سرعت اور تیزی کے ساتھ گرا ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدریجاً ترقی ۔ اور آپ کے بالمقابل مسیلمہ کذاب کی حیرت انگیز تباہی اس امر کا کھلا کھلا ثبوت بنی ۔ کہ خدا تعالےٰ نے جہاں اپنے سچے انبیاء اور ان کی جماعتوں کو علے رغم انف الاعداء ترقیات اور پے بہ پے فتوحات عطا فرماتا ہے ۔ وہاں جھوٹے مدعیان نبوت کو ہرگز ترقی اور کامیابی نہیں ہوتی ۔ اور خسران و شکست کا طوق ان کے گلے کا ہار ہو کے رہ جاتا ہے ۔

قرآنی معیار

اللہ تعالےٰ نے اس معیارِ صداقت کا ذکر قرآن مجید میں متعدد مقامات پر فرمایا ہے :-

(۱) ۔ فرمایا :- اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (پارہ ۶ ۔ رکوع ۱۲ سورۃ مائدہ ع ۸)

یاد رکھو ۔ کہ خدا ہی کی جماعت ہمیشہ غالب اور کامیاب ہوتی ہے ۔

(۲) اس کے بالمقابل کذابوں کی جماعت کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے ۔ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (پارہ ۲۸ سورۃ مجادلہ ع ۳) یعنی یاد رکھو ۔ کہ شیطانی گروہ ہمیشہ ناکام و نامراد ہوتا ۔ اور خسارہ میں رہتا ہے ۔

(۳) اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے ۔ کہ یہ کس طرح معلوم ہو ۔ کہ "غالب" گروہ کونسا ہے ؟ کیونکہ ہر ایک جماعت یہی دعوے کرتی ہے ۔ کہ وہ غالب ہے ۔ اس اہم سوال کو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کی ایک اور آیت میں یوں حل فرمایا ہے اَفَلَا یَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ (پارہ ۱۷ ۔ ع ۴ سورہ انبیاء) کہ یہ لوگ جو مدعی نبوت کے منکر ہیں ۔ ایک زمین کے ٹکڑے کی طرح ہیں ۔ اور کیا وہ نہیں دیکھتے ۔ کہ ہم اس زمین کو آہستہ آہستہ چاروں طرف سے کم کرتے چلے آ رہے ہیں ۔ کیا اب بھی وہ یہ خیال کرتے ہیں ۔ کہ وہ غالب ہیں ؟ یعنی سچے نبی کی علامت یہ ہوتی ہے ۔ کہ اس کی جماعت تدریجاً بڑھتی ۔ اور اس کے بالمقابل اس کے مخالفین کی جماعت بتدریج کم ہوتی چلی جاتی ہے ۔

پس مدعی نبوت کی تدریجی ترقی ۔ اور اس کے بالمقابل اس کے مخالفین کا تدریجی تنزل اس مدعی کے صادق اور منجانب اللہ ہونے پر یقینی اور قطعی دلیل ہے ۔

(۴) پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے ۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ (پ ۲۴ ۔ ع ۲۱ ۔ سورۃ مومن ع ۶) کہ ہم اپنے انبیاء اور ان کی جماعتوں کی اسی دنیا میں مدد کرتے ہیں ۔

اور پھر قیامت کے دن بھی ہم ہی ان کے مددگار ہوں گے۔ گویا خدا تعالے کا یہ ازلی وابدی قانون ہے۔ کہ وہ اپنے رسولوں کی ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد اور نصرت فرماتا ہے۔ اور ان کے مخالفین کی معاندانہ سرگرمیوں کو جو انبیاء کی تباہی اور بربادی کے لئے کی جاتی ہیں کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا۔

۵۔ ایک اور مقام پر اپنے اس اٹل قانون کا ذکر یوں فرماتا ہے۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (پ ۲۸ ع ۲ مجادلہ ع ۳) کہ خدا تعالے نے روز ازل سے یہ لکھ چھوڑا۔ اور مقدر کر دیا ہے۔ کہ وہ اور اس کے رسول ہی ہمیشہ غالب رہیں گے۔ گویا یہ ممکن ہی نہیں۔ کہ کوئی جھوٹا مدعیٔ نبوت ہو۔ اور پھر اس کی جماعت روز بروز بڑھتی چلی جائے۔ یہ خدا تعالے کا غیر متغیر اور غیر متزلزل قانون ہے۔ کہ جو جھوٹے اور سچے مدعیانِ نبوت کے مابین ایک واضح اور روشن فیصلہ کرتا ہے۔ اور تاریخ کے اوراق بھی اس قرآنی اصول کی صداقت پر معتبر گواہ ہیں۔ آج دنیا میں حضرت موسےٰ حضرت ابراہیم اور حضرت محمد علیہم السلام کے نام لیوا تو موجود ہیں۔ مگر فرعون۔ نمرود۔ مسیلمہ کذاب۔ اسود عنسی وغیرہم کی طرف منسوب ہونے کے لئے بھی کوئی تیار نہیں۔

۶۔ خدا تعالے ایک اور مقام پر فرماتا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ (پ ۱۴ ع ۲۱ سورہ نحل ع ۱۵) کہ وہ لوگ جو خدا تعالے پر افترا کرتے اور اپنے پاس سے جھوٹے الہامات بنا کر خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جھوٹے مدعیانِ وحی والہام کی ناکامی کا باعث یہ ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے دعویٰ میں خدا تعالے کی طرف سے برکت اور نصرت نہیں ہوتی۔ جو خدا کے سچے نبیوں اور رسولوں کے شامل حال ہوتی ہے ؎

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولےٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندوں کو
(المسیح الموعود)

۷۔ اللہ تعالے ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ (آل عمران ع ۶) اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ (پ ۱۲ ع ۲ سورۃ ہود ع ۲) کہ کذابوں اور اپنے پاس سے جھوٹے الہامات بنانے والے ظالموں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے

۸۔ خدا تعالے کی لعنت کا نتیجہ قرآن مجید نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ وَمَنْ یَّلْعَنِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ نَصِیْرًا (پ ۵ ع ۵ سورۃ نساء ع ۸) کہ جس پر خدا لعنت کرے۔ اس کا کوئی مددگار اور معاون نہیں رہتا۔ پس صاف طور پر ثابت ہوا۔ کہ وہ لوگ جو جھوٹے طور پر نبوت اور رسالت کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ وہ خدا کی لعنت کے نیچے ہوتے ہیں۔ اور آخر کار وہ بے یار و مددگار ہو جاتے ہیں۔ ان کا کوئی نام لیوا باقی نہیں رہتا۔ اور جلد سے جلد خدا تعالے ان کو جڑ سے مستاصل کر دیتا ہے۔

(۹) پھر خدا تعالے فرماتا ہے۔ کہ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی (پارہ ۱۶ ع ۱۲ سورۃ طٰہٰ ع ۳) کہ وہ شخص جو الہام و وحی پانے کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے۔ ناکام و نامراد رہتا ہے

(۱۰) پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ (سورۃ اعراف ع ۱۹) کہ اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے والوں کے متعلق ہمارا قانون یہی ہے۔ کہ ان پر ہمارا غضب نازل ہوتا ہے۔ اور وہ اسی دنیا میں ذلیل و رسوا اور خائب و خاسر رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ اور آپکی مخالفت

اے برادرانِ اسلام! قرآن مجید کی ان دس آیات سے یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ جھوٹے مدعیانِ نبوت والہام اس دنیا میں ہرگز ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے اور یہ کہ خدا کے انبیاء کی نشانی ہی یہ ہے۔ کہ آہستہ آہستہ ان کی جماعت ترقی کرتی چلی جاتی ہے۔ آج سے قریباً پچاس برس قبل **حضرت مرزا غلام احمد قادیانی** علیہ السلام نے قادیان کی سرزمین سے مامور و مرسل ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ تمام دنیا نے آپ کی مخالفت کی۔ علماء و عوام۔ امراء و غربا چھوٹے اور بڑے غرضیکہ سب کے سب آپ کے دشمن ہو گئے۔ آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔ قتل کی سازشیں کی گئیں۔ مگر آپ اپنے مقاصد میں دن بدن کامیاب ہوتے گئے۔ اور آپ کی جماعت ترقی کے بلند منار پر گامزن ہوتی گئی۔

مولوی ظفر علی صاحب کا اعتراف عجز

ایک وہ زمانہ تھا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوےٰ کے ابتدائی ایام میں مولوی محمد حسین بٹالوی نے کہا تھا۔ کہ میں "اکیلا اس کو نیچے گرا دونگا" اور ایک یہ زمانہ ہے۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب مالک "زمیندار" تمام مخالفین کی تیس سالہ ناکام کوششوں کا ذکر کر کے کہتے ہیں۔ کہ اب جبتک تمام مسلمان اجتماعی طور پر حضرت علی کے بازوئے "خیبر شکن" سے کچھ طاقت مستعار لیکر لگاتار اس فتنۂ قادیانیہ کے استیصال کے لئے کوشش نہ کرینگے۔ کچھ نہ ہوگا۔ (زمیندار ۶ ر اکتوبر ۱۹۳۲ء)

ٹھنڈے دل سے غور کرو

اے خدا کا خوف رکھنے والو! ہم خدا ہی کے نام پر آپ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے بڑے بڑے مخالفین کی انتہائی کوششوں کا اس حیرت انگیز طریق سے ناکام رہنا اور اس کے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا ہر روز ترقی کرتے جانا کیا اس امر کی دلیل نہیں، کہ خدا کی تائید و نصرت جماعت احمدیہ ہی کے ساتھ ہے۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ خدا کا مسیح موعودؑ ہی غالب رہا؟ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین کا ایک زمین کے ٹکڑے کی طرح دن بدن چاروں طرف سے کم ہوتے جانا اس امر پر دلیل نہیں، کہ ان لوگوں کی لڑائی خدا تعالیٰ کے ساتھ تھی۔ اور ان کی ناکامی صداقت مسیح موعودؑ کا ایک کھلا کھلا گواہ ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا خطاب مخالفین سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مخالفین کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

"اب خدا تعالیٰ کے مقابل پر بیہودہ چالاکیاں کو چھوڑ دیں۔ آپ نے بہت زور لگایا ہر ایک قسم کا مکر کیا۔ اور نور کے بجھانے کے لئے قابلِ شرم منصوبوں سے کام لیا۔ مگر انجام کار نامراد رہے۔ اگر میں مفتری ہوتا۔ تو آپ کو کہیں نہ کہیں ہاتھ پڑ جاتا۔ اور میں کب کا تباہ ہو جاتا۔ ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے۔ اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے۔ کہ یہ خدا کی وحی ہے۔ جو مجھکو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سؤروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔ پھر کب ممکن ہے۔ کہ خدا اس کی حمایت کرے۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا۔ اور خدا کی طرف سے نہ ہوتا۔ تو اس کا نام و نشان نہ رہتا پچیس برس (اور اب ۱۹۳۶ء ۵۵ برس) بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت گزر گئی جب میں نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ اور اگرچہ اس دعویٰ پر ایک دنیا کو مخالفت کا جوش رہا..... خون جیسے سنگین مقدمے میرے پر کئے گئے..... اور میرے پر کفر کے فتوے لگائے۔ اور مجھ سے لوگوں کو بیزار کرنا چاہا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے۔ جبکہ میرے ساتھ صرف چند آدمی تھے۔ اور آپکی مخالفانہ کوششوں کے بعد **کئی لاکھ آدمی** میرے ساتھ ہو گئے۔ اگر میں خدا تعالے کی طرف سے نہ ہوتا تو میرے تباہ کرنے کے لئے آپکی کوششوں کی ضرورت نہ تھی۔ میں خود اپنے افترا اور شامت اعمال سے تباہ ہو جاتا۔ یہ بات عقلِ سلیم قبول نہیں کر سکتی۔ کہ ایک مفتری کو ایک ایسی لمبی مہلت دی جائے۔ کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت سے بھی زیادہ ہو۔ کیونکہ اس طرح پر امان اٹھ جاتا ہے۔ اور مابہ الامتیاز صادق اور کاذب میں قائم نہیں رہتا۔ بھلا اس بات کا تو جواب دو۔ کہ جب سے میں نے دعویٰ کیا ہے۔ کس قدر مقدمے میرے خلاف فوجداری..... اٹھائے گئے۔ اور کوشش کی گئی۔ کہ مجھے ماخوذ کرائیں۔ مگر کیا کسی مقدمہ میں آپ یا آپ کا گروہ فتحیاب بھی ہوا؟ اگر میں صادق نہ ہوتا۔ تو کیا وجہ کہ ہر ایک جگہ اور ہر ایک موقعہ میں خدا تعالیٰ کاذب ہی کی حمایت کرتا رہا۔ اور جو صادق کہلاتے تھے۔ ہر ایک میدان میں ان کا منہ کالا ہوتا رہا۔ بد دعائیں کرتے کرتے سجدوں میں ان کی ناک گھس گئی مگر دن بدن خدا میری مدد کرتا رہا۔ اور میرے مقابل پر انکی دعا قبول نہ ہوئی..... آپ یاد رکھیں۔ کہ ان شرارتوں میں آپ ہمیشہ نامراد رہیں گے۔ **کوئی امر زمین پر نہیں ہو سکتا جبتک کہ آسمان پر قرار نہ پائے**۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۲۶)

اے برادرانِ اسلام! ہم قرآن مجید کی مندرجہ بالا دس آیات و واقعاتِ تاریخی کی ناقابل تردید شہادت اور انکے بالمقابل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ

واقعاتِ عالم پر نظر

(۱) ریڈیو پر مسٹر گاندھی کا پیغام (۲) فلسطین کی گتھی کا سلجھاؤ (۳) پردہ کے پیچھے سخت گڑبڑ

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

دیندار مسلمان مائیں مسیح موعود و مہدی معہود کی بعثت سے قبل اپنے بچوں کو حضرت صاحب زمان ذوالقرنین امام آخر الزمان کی آمد کی علامات سے آگاہ کیا کرتیں۔ اور منجملہ دوسری باتوں کے ایک بات ہم کو یاد ہے۔ فرماتیں اس وقت لوگوں کے کان اتنے لمبے ہو جائیں گے۔ کہ وہ ایک کان اوڑھ اور دوسرا بچھا کر سویا کریں گے۔ یہ صداقت آج اپنا ظہور پوری شان کے ساتھ دکھا رہی ہے تبلیغ اسلام اور تربیت نو مسلمین کے لئے نئے زمین و آسمان کی نئی حکومت کے لئے جو سامان مہیا کئے گئے ہیں۔ ان میں ریڈیو یا بے تار کا برقی آلہ نشر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ دنیا کی تمام قومیں اس سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ قومی سیاسیات۔ نشر حواس۔ روحانی و علمی غذا اور اشاعت خیالات میں اس سے پوری مدد لی جا رہی ہے۔ ہندوستان میں دہلی کے سٹیشن کو خاص امتیاز ہے۔ اس میں دیہاتی پروگرام خاص محنت سے تیار ہوتا اور گاؤں والوں کو مفید اسباق پیش کرتا ہے۔ اس سٹیشن سے تقاریر بھی ہوتی ہیں۔ خبریں بھی آتی ہیں۔ اس ہفتہ میں مسٹر گاندھی کے ایک پیغام کی دہلی سٹیشن سے نشر ہوئی ہے۔ اس میں محترمہ مسز گاندھی نے اپنے نومسلم لڑکے عبداللہ گاندھی کو مدراس میں ایک اخلاقی بدعنوانی کی وجہ سے گرفتار ہونے اور جرمانہ کی سزا پانے پر ملامت کی ہے۔ اور مسلمانوں کو نصیحت کی ہے۔ کہ وہ ایسے بدنام شخص کے استقبال سے اپنے مذہب کو فائدہ نہیں پہونچا سکتے۔ ماں نے حسرت کے ساتھ کہا ہے۔ کہ جب ان کا بیٹا اسلام لانے کا مدعی ہوا۔ تو وہ سمجھیں۔ کہ اب اس کی اصلاح ہو جائے گی۔ مگر مدراس کے واقعہ نے اس امید کا بھی خون کر دیا۔

ہم نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ آیا یہ ہندو اخباری ایجنسی کا ریڈیو پر محض پروپیگنڈا ہے۔ یا اس میں کچھ اصلیت بھی ہے۔ ہم صرف اپنی جگہ اس اصول کے پابند ہیں۔ اور انشاء اللہ رہیں گے۔ جو حضرت امیر المومنین کے ایک ارشاد پر جو ہم کو لنڈن میں پہونچا تھا مبنی ہے۔ "قیامت کے دن اللہ تعالے تم سے یہ نہیں پوچھے گا۔ کہ کتنے مسلمان کئے بلکہ سوال ہوگا کہ کیسے مسلمان کئے"۔ اور یہی اس پیغام کا احمدی جواب ہے۔

(۲)

فلسطین میں مارشل لا جاری ہو چکا ہے دنیائے اسلام میں بے چینی ہے۔ سلاطین ممالک عرب کے نمائندے یروشلم جا رہے ہیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں کا نمائندہ وفد لارڈ لنلتھگو سے مل کر ہندوستانی تاریخ میں پہلی مرتبہ برطانوی خارجہ پالیسی کے متعلق ہمدردانہ جواب حاصل کر چکا ہے۔ شاہی کمیشن فلسطین میں تحقیقات کے لئے آرہا ہے۔ یہودی شائلاک گوشت کا پونڈ عرب جسم سے لے کر بھی مطمئن نہیں۔ انگریزی حکومت اندرونی یہودی مالی دباؤ سے تنگ ہے۔ ایک مذہبی دیوانہ گروہ صیہون کی آبادی میں خداوند مسیح کی آمد ثانی کا جلوہ دیکھنے کا منتظر ہے۔ ضرورت ہے کہ کوئی پورسینا غیب سے آئے۔ اور اس انتہائی افسوسناک حالت کا خاتمہ کرائے۔ تا دوسرے سوال کا حل مسیح موعود کے قائمقام حیفا سے آگے بڑھ کر ستئے جمع شدہ بنو اسرائیل اور پراگندہ بنو اسمٰعیل کو احمدیت کی زنجیر میں منسلک کئے جانے سے پیش کر سکیں۔ عرب گتھی کے سلجھاؤ کی وائٹ ہال اور بکنگھم پیلس کو فکر ہے۔ کوئی دانا حکومت گرد و پیش کے حالات سے ناواقف نہیں رہتی۔ سلطان نجد کا ذکر شرق اردن کی شورش عراق کی فلسطین سے ہمدردی ترکی وزیر خارجہ نوری پاشا کا اعلان کہ یہودیوں کو ان کے غیر منصفانہ ارادوں میں عربوں کا خون کر کے کامیاب ہونے نہیں دیا جائے گا ایسی باتیں نہیں کہ اس پریشانی اور مسلمانوں سے مصالحت کی ضرورت کے وقت پر ان کو نظر انداز کر دیا جائے۔ اب یہی ہوا چاہتا ہے۔ کہ عرب سٹرائک بند کر دینگے اور برطانوی حکومت اپنی یہود نواز پالیسی میں تبدیلی کرے گی۔ اور اصلی فیصلہ کا وقت آنے تک عارضی طور پر یہ گتھی سلجھ جائیگی۔

(۳)

خبریں آرہی ہیں کہ ترکی۔ ایران۔ عراق افغانستان ایک مشرقی میثاق کی بنا ڈال چکے ہیں۔ اور روس و افغانستان افغانستان و جاپان میں تجارتی معاہدات ہو چکے ہیں۔ روس رومانیہ۔ یونان۔ فرانس پولینڈ۔ زیکوسلوویکیا یگوسلاویہ سب ایک طرف اور اٹلی جرمنی بلغاریہ دوسری طرف رشتہ ہائے اتحاد قائم کر رہے ہیں۔ انڈلوسیہ کے باغی راؤ ڈی آر و علاقہ اسپین واقعہ افریقہ کا سودا اسلحہ حرب کے معاوضہ میں جرمنی سے کر چکے ہیں۔ اور جرمنی طیاروں اور سامان حرب کی مدد سے میڈرڈ کی حکومت کو دبا رہے ہیں۔ اور تو اور جنرل ڈفی آئرلینڈ سے ۲ ہزار فوج لے کر ہسپانی باغیوں کی کمک کے لئے گیا ہے۔

اس کے مقابل اب روس و فرانس بھی کھلم کھلا حکومت میڈرڈ کو مدد دینے لگے۔ فرانس نے عبد الکریم اور دوسرے سیاسی مورش اسیروں کو رہا کر کے ہسپانی مورا کو میں بغاوت کرادی ہے دوسری طرف ٹیونس میں عربوں سے اٹلی نے فرانس کے خلاف شورش برپا کرائی ہے۔ یورپین حکومتوں کے کارخانہ ہائے اسلحہ سازی تیزی سے کام کر رہے ہیں۔ فرانس۔ انگلینڈ امریکہ۔ یونان۔ ترکی وغیرہ سب اپنے مالی سکوں کی قیمت درست کر رہے ہیں سونے کو ملکوں کے اندر روک رہے ہیں۔ سپین کی جنگی خبریں رک کر آنے لگی ہیں۔ پردہ کے پیچھے یورپ بلکہ کل دنیا کے سیاسی تھیئٹر پر سخت گڑبڑ ہے۔ کوئی دم میں پردہ اٹھا اور غالباً خونین غیر معمولی خونی ڈرامہ مبہوت دنیا کے سامنے آیا چاہتا ہے۔

شکریہ

میرے والد لالہ چنداس جی کی وفات پر جماعت احمدیہ چیمہ نے مجھ مصیبت زدہ کے ساتھ بذریعہ روزنامہ الفضل اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ اس کے لئے بندہ جماعت احمدیہ چیمہ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں جماعت احمدیہ چیمہ کے ممبران و جناب ملک عبد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرداً فرداً بھی مجھ سے مل کر میرے غم میں شریک ہو کر مجھ سے اظہار ہمدردی فرمایا۔ اور میرے غم و فکر کو کم کرنے کی کوشش فرمائی۔ اس کے لئے میں ممبران

بیرونی ممالک میں تبلیغ احمدیت

بلاد عربیہ میں تبلیغ اسلام

بعض آیات قرآنی و احادیث کی تشریح

عرصہ زیر رپورٹ میں قرآن کریم کی مختلف آیات جن کے معانی ہمارے اور مخالفین کے درمیان مابہ النزاع ہیں زیر بحث رہیں اپنوں اور بیگانوں کو نقد و نظر کو موقعہ دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں احمدیہ نقطۂ نگاہ کی صداقت واضح تر ہوتی رہی۔ ایک ملحد جو اپنے آپ کو "حُر" سمجھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے کی نیت سے قرآن مجید کی بعض آیات کے معانی میں کج بحثی کرتا رہا۔ اور آخر کلم اللہ موسٰے تکلیما کو پیش کر کے کہنے لگا کہ اس آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام پر حضرت موسٰی ؑ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ الفاظ قرآن کریم نے کسی دوسرے نبی کے حق میں استعمال نہیں کئے۔ اس کے جواب میں میں نے بتایا کہ اس آیت کا اصل مفہوم سیاق و سباق پر غور کرنے سے واضح ہو جاتا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ یہود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کے طریق پر اعتراض تھا اس کے ازالہ کے لئے اللہ تعالٰی نے فرمایا۔ انا اوحینا الیک کما اوحینا الٰی نوح والنبیین من بعدہ الخ یعنی ہم نے تیری طرف اسی طرح وحی کی ہے جس طرح نوح علیہ السلام اور آپ کے بعد دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرف کی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد کئی انبیاء کے نام بیان فرمائے اور چونکہ حضرت موسٰی علیہ السلام کے متعلق یہود کا خیال تھا کہ ان کو لکھی لکھائی کتاب دی گئی تھی۔ اور ان کے ساتھ خدا تعالٰی کا معاملہ بالکل نرالا تھا اس لئے ان کے ذکر پر زور دیا کہ یقیناً سچ یہی ہے کہ موسٰی علیہ السلام کے ساتھ بھی اللہ نے کلام ہی کیا تھا۔ اور تجھ پر نزول وحی کا طریق یقیناً وہی ہے جو تجھ سے پہلے تمام انبیاء پر نزول کا طریق تھا۔ میں نے بتایا کہ اس آیت کے اور پہلو بھی ہیں لیکن میرے بیان کردہ پہلو پر جرح کریں تا آپ پر واضح ہو کہ اس آیت میں اللہ تعالٰی نے حضرت موسٰی علیہ السلام کی کسی فضیلت کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ اس غلط خیال کا ازالہ کیا ہے جو بعض لوگ آپ کی نسبت رکھتے تھے۔ غرض عرصہ زیر رپورٹ میں قرآن کریم کی مختلف آیات کی تفسیر بیان کی گئی اور بعض آیات پر جو اعتراضات عیسائیوں اور یہودیوں کی طرف سے وارد کئے جاتے ہیں۔ ان کا ازالہ کیا گیا۔ اس ضمن میں بعض احادیث نبویہ کی بھی تشریح و توضیح کی گئی۔ سیرۃ نبوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح حیات اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے حالاتِ زندگی بیان کئے جاتے رہے جو احباب کے ازدیادِ ایمان اور تازگی قلوب کا باعث ہوئے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ ملفوظات جو الفضل میں شائع ہوتے ہیں۔ ان کا ترجمہ کر کے احباب جماعت کو سنایا گیا۔

تربیت عامہ

وقتاً فوقتاً احباب کو ان فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی۔ جو احمدیت میں داخل ہونے سے ان پر عائد ہوتے ہیں۔ اتحاد یکجہتی اور اطاعت و فرماں برداری کے نیک ثمرات کا ذکر کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی طرف خاص توجہ دلائی گئی۔ کہ جس شخص کے تم معائب بیان کرنا چاہتے ہو پہلے اس کے لئے کم از کم چالیس دن تک دعا تو کر لو۔ پھر بھی اگر اس کی اصلاح نہ ہو۔ تو تمہیں حرف گیری کا حق ہوگا۔ اللہ تعالٰی کے فضل سے دوستوں میں رشتۂ اتحاد استوار تر ہو رہا ہے علاوہ ازیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز کے خطبات اور ارشادات سے دوستوں کو آگاہ کیا گیا۔ الحمد للہ یہ طریق نتیجہ خیز ثابت ہوا اور احباب نے اخلاص میں مزید ترقی کی

انصار اللہ اور انفرادی تبلیغ

فلسطین کے حالات نازک سے نازک تر ہو رہے ہیں۔ حکومت کے جبر و تشدد اور عربی مسلم حکومتوں کی دست اندازی و سعی مصالحت کے باوجود اہل فلسطین عجیب عزم و استقلال کے ساتھ حکومت سے برسر پیکار رہیں۔ اور میدانِ جنگ میں فریقین مساوی قربانیاں دے رہے ہیں۔ ملک بھر میں عام ہڑتال ہے مالی لحاظ سے عربوں نے جو نقصان برداشت کیا ہوا ہے وہ تو ہوا۔ خود حکومت کو ہزارہا پونڈ خسارہ بھگتنا پڑا ہے۔ پھر بھی تمام حالات کا رخ بڑی سرعت کے ساتھ بربادی اور تباہی کی طرف پھر رہا ہے۔ ان حالات میں کما حقہ فریضہ تبلیغ کی ادائیگی ناممکن ہو رہی ہے بعض شریر اور فتنہ جو بلاوجہ ہمارے انصار اللہ پر دست تعدی دراز کر رہے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک نوجوان السید حامد الصالح پر جو حیفا میں ٹریکٹ تقسیم کر رہا تھا بعض کمینہ فطرت لوگوں نے حملہ کر دیا۔ اور اسے زد و کوب کیا۔ تمام احمدی احباب سے گذارش ہے کہ اپنے عرب بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اللہ تعالٰی سے التجا کریں کہ وہ ہمارے عزم و استقلال میں برکت دے۔

ایک یہودی سے گفتگو

عرصہ زیر رپورٹ میں مجھے چار موقعوں پر بیک وقت تیس تیس، چالیس چالیس لوگوں تک پیغام احمدیت پہنچانے کا موقعہ ملا۔ حاضرین میں عیسائی۔ یہودی۔ مسلمان اور لا مذہب سبھی شامل تھے۔ ان سب کے اعتراضات کے جوابات دئے گئے۔ اس ضمن میں ایک یہودی سے مندرجہ ذیل دلچسپ گفتگو ہوئی۔

یہودی۔ ہم اسلام قبول کر سکتے ہیں بشرطیکہ مسیح پر ایمان لانا ضروری نہ قرار دیا جائے۔ احمدی۔ آپ کو مسیح علیہ السلام کی ذات سے اتنا بغض و عناد کیوں ہے؟ یہودی اس لئے کہ وہ ولد الزنا تھا۔ (نعوذ باللہ من ذالک) احمدی۔ معاف کیجئے گا۔ الحق مر حق کڑوا ہوتا ہے۔ آپ یہ تو فرمائیں۔ آج کل بھی دنیا میں زنا کی لعنت پائی جاتی ہے یا نہیں۔ یہودی۔ اس کثرت سے کہ جس کی نظیر نہیں۔ احمدی۔ یہود کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کیا ان میں زنا کی کثرت نہیں۔ یہودی بے شک ان میں یہ مرض بکثرت پایا جاتا ہے۔ مگر اس سے آپ کا مطلب کیا ہے؟ احمدی میرا مقصد یہ ہے کہ آپ کو عبرت دلاؤں۔ کیونکہ یہ نتیجہ ہے تمہارے اس بہتان کا جو حضرت مسیح پر لگایا جاتا ہے۔ جو اتہام تم لوگوں نے حضرت مریم صدیقہ پر لگایا وہ واقعہ بن کر تمہاری ساری قوم کی رگ و پے میں سرایت کر چکا ہے۔ آپ لوگ اب بھی توبہ کر لیں تو اللہ تعالےٰ اس فسق و فجور کو تمہاری قوم سے دور کر دے گا۔ دوسرا مقصد میرا یہ ہے کہ اگر آپ اتنے ہی غیور ہیں تو آپ کو یہود سے بھی علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔ یہودی۔ میں اپنی قوم سے تو علیحدہ نہیں ہونے کا۔ چاہے وہ اور بھی بدکار ہو جائے۔ احمدی۔ پھر آپ کو حضرت مسیح پر بھی کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔ اور وہ تو ہے بھی بری۔ زیادہ سے زیادہ حضرت مریم پر آپ کو اعتراض ہو سکتا ہے پھر حضرت مسیح کی رسالت کا انکار کیوں؟

یہودی۔ خاموش رہا۔ میں نے کہا ایک اور پہلو سے بحث ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ کے پاس اس اتہام کا ثبوت کیا ہے۔ یہودی ثبوت یہی کہ مریم بغیر خاوند کے بچہ جنی۔ احمدی۔ آپ تو پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ سوچیں تو سہی، کیا یہ ممکن نہیں کہ مریم نے محض قدرت الٰہی سے بچہ جنا ہو اور زنا کا الزام جھوٹا ہو۔ یہودی ممکن تو ہے مگر پھر بھی شک باقی رہا اس لئے طبیعت میں انقباض رہتا ہے۔ احمدی شادی شدہ عورت بھی زنا کر سکتی ہے یا نہیں؟ یہودی، بلاشبہ۔ کتنی ہی شادی شدہ عورتیں اس جرم کا ارتکاب کرتی ہیں۔ احمدی پھر خاوند والی عورت کے بچہ جننے پر آپ کیوں شبہ نہیں کرتے۔ حالانکہ وہاں بھی اس شبہ کا امکان ہے۔ اور اس طرح عقلاً آپ کو یہاں بھی شک رکھنا اور طبیعت میں انقباض پیدا ہونا چاہیئے۔ یہودی۔ بات تو ٹھیک ہے ہر ولادت میں شک ہو سکتا ہے جس سے انکار نہیں ہو سکتا مگر اس شکل کا کوئی حل بھی ہے یا نہیں۔؟ احمدی۔ حل ہے اور قرآن کریم نے وضاحت کے ساتھ اس پر روشنی ڈالی ہے۔ یعنی عورت کی عصمت اور پاکدامنی بہترین شاہد ہے اگر کسی عورت کی پاکدامنی اور عصمت بچہ جننے سے قبل ثابت و مسلم ہو تو اس پر اتہام زنا بہت بڑا ظلم ہوگا۔ اسی معیار کے رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت کو پرکھا جا سکتا ہے کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ مریم صدیقہ نے کبھی بد نظری سے کام لیا ہو یا

ولادت مسیح سے قبل اس کی عصمت اور پاکدامنی کو بہ نظر اشتباہ دیکھا گیا ہو یہودی ہم پر تو ثابت نہیں کر سکتے۔ احمدی۔ تو بھی دوسری شق قبول کرنا پڑے گی۔ کہ وہ پاکدامن تھی۔ اور محض اللہ تعالےٰ کی قدرت سے مسیح علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا

تبلیغی لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں بذریعہ انصاراللہ ۹۰ ٹریکٹ اور اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ علاوہ ازیں ایک نیا عربی ٹریکٹ بہ تعداد ایک ہزار شائع کیا گیا۔ انصاراللہ میں سے السید محمود الصالح اور السید حامد الصالح کی تبلیغی مساعی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ عراق میں تبلیغی خطوط روانہ کئے گئے۔ بعض لوگوں کو سلسلہ کی کتابیں بغرض مطالعہ دی گئیں

رسالہ البشریٰ

عرصہ زیر رپورٹ میں "البشریٰ" کا آٹھواں نمبر ایک ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے۔ اور بذریعہ ڈاک دور دور بیشتر ممالک میں بھجوایا جا رہا ہے۔ ہمارا یہ رسالہ ان متعصب لوگوں کی لائبریریوں میں گھس کر انہیں تبلیغ کر دیتا ہے۔ جو بوجہ اپنی تنگ نظری اور بے بضاعتی کے بالمشافہ گفتگو کرنے سے کتراتے ہیں۔ باوجود ناساعدت حالات مقررہ وقت پر باقاعدہ شائع ہوتا رہا ہے۔ اور رہے گا انشاء اللہ العزیز۔ توکلنا علی اللہ وعلیہ فلیتوکل المتوکلون

مدرسہ احمدیہ

مدرسہ احمدیہ واقعہ کبابیر بدستور کامیابی کے ساتھ اپنا کام کر رہا ہے۔ طلباء اور طالبات کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ جیسا کہ گذشتہ رپورٹ میں بیان کیا جا چکا ہے۔ مدرسہ کے لئے اپنی خاص عمارت اشد ضروری ہے۔ اس کام کو ہاتھ میں لینے سے پہلے احباب سے مشورہ کیا گیا۔ انہوں نے ہر رنگ میں قربانی اور مدد کا وعدہ کیا۔ روپیہ جمع ہو رہا ہے۔ اور جماعت ہائے بلاد عربیہ کے احباب بطیب خاطر اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے امید ہے۔ کہ مستقبل قریب میں عمارت کا کام شروع ہو سکے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ اس ضمن میں ذی استطاعت احباب کی امداد تشکر و امتنان کے ساتھ قبول کی جائے گی

مدرسہ میں حسب سابق دو معلم کام کر رہے ہیں علاوہ نصاب تعلیم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد اور آپ کی تصانیف کے بعض اقتباسات۔ خلفائے راشدین کے خطبے حفظ کروائے جاتے ہیں۔ نمازوں کی ادائگی کی خاص طور پر نگرانی کی جاتی ہے۔

ہفتہ واری اجتماعات

ہر ہفتہ احباب دارالتبلیغ میں جمع ہوتے ہیں۔ جہاں تقریریں کی جاتی ہیں۔ اور انصاراللہ کو طرز تبلیغ اور طریق استدلال کی مشق کرائی جاتی ہے۔ اور یہ اجتماعات۔ حیفا کبابیر اور قاہرہ میں باقاعدہ منعقد ہوتے ہیں۔ تقریروں کے بعد اعتراضات کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ تاکہ اگر کوئی صاحب بعض باتیں نہ سمجھ سکے ہوں۔ تو ان کے لئے مسائل کی زیادہ وضاحت کی جا سکے۔ اگرچہ حیفا میں اجتماعات مشکل ہیں۔ تاہم ہر اتوار کو ایسا انتظام کر لیا گیا ہے۔ کہ احباب جمع ہو سکیں۔ تاکہ تمام کوائف و حالات کی باقاعدہ نگرانی ہو سکے۔

تبلیغی سفر

وسط اگست تک میں فلسطین میں تھا ازاں بعد جماعت احمدیہ مصر کا دورہ کرنے کے لئے ۱۳ اگست کو بذریعہ ریل قاہرہ روانہ ہوا۔ راستہ میں جابجا پٹڑی اکھڑی ہوئی تھی۔ جس کے باعث گاڑی کئی کئی گھنٹہ لیٹ ہو جاتی رہی۔ ٹوٹے ہوئے پل گاڑیوں کے شکستہ ڈبے اور الٹے ہوئے ریلوے انجن لائن کے قریب آبادیوں کے سوختہ مکانات عجیب بھیانک منظر پیش کرتے تھے۔ اور یہ سب مناظر اس بات کا ثبوت تھے۔ کہ حکومت کی کڑی نگرانیوں کے باوجود عرب کس طرح فلسطین کے طول وعرض میں تباہی و بربادی مچا رہے اور حکومت کو انگلیوں پر نچا رہے ہیں۔ ان حالات سے مجبور ہو کر بہت سے یہودی فلسطین سے الٹے پاؤں پھر رہے ہیں۔ اور اگر چندے یہی حالت رہی۔ تو حکومت برطانیہ کا رہا سہا وقار بھی فنا ہو جائے گا اور اس وقت اسے بہت دب کر عربوں سے صلح کی التجا کرنی پڑے گی۔

جماعت احمدیہ مصر میں سرگرمی پیدا کی گئی ہے۔ چھ چھ ماہ کے رکے ہوئے چندے بعض احباب نے یکمشت اور بعض نے قسط وار ادا کر دیئے۔ ہر ہفتہ باقاعدہ جمع ہو کر تقاریر کرتے ہیں۔ ہر روز آٹھ بجے شب میں نے ابتدا سے "تذکرہ" کا درس دینا شروع کیا ہے۔ تاکہ ایک نظر احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات رویا و کشوف اور وحی مقدس سے واقف ہو سکیں۔ عربی تو وہ سمجھتے ہی ہیں۔ اردو کا ترجمہ کر دیا جاتا ہے۔ اسی شوق میں بعض احباب اردو بھی سیکھ رہے ہیں اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص میں برکت دے

نومبائع

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک صاحب احمد سعد عثمان نام ساکن قاہرہ داخل سلسلہ ہوئے۔ ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ مصر کے مختلف طبقوں میں مسئلہ تناسخ کے متعلق ایک خاص دلچسپی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ بعض احمدیوں اور بعض غیر احمدیوں نے مجھ سے اس کے متعلق تبادلہ خیالات کیا۔ میں نے اس مضمون پر احباب کو مفصل نوٹ لکھوا کر ایک حد تک اسے مکمل کر دیا۔

حیفا اور کبابیر کی رپورٹیں باقاعدہ پہنچ رہی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں خدا کے فضل سے کام ہو رہا ہے۔ یہاں بھی جماعت میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور احباب اپنے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہماری نصرت فرمائے۔

خاکسار

محمد سلیم مبشر بلاد عربیہ

چندہ تحریک جدید کی جلد ادائیگی کے متعلق
مخلصین جماعت کو یاد دہانی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ر ستمبر ۱۹۳۶ء اخبار الفضل مورخہ ۱۹ر ستمبر ۱۹۳۶ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اور یہ خطبہ نمبر ہر اس جماعت کو بھیجا جا چکا ہے۔ جو اخبار کی خریدار نہیں۔ اس سے غرض جہاں یہ ہے کہ ہر جماعت اپنے مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو جمعہ یا اتوار کے دن جمع کر کے خطبہ سنا دے۔ تا وہ احباب جنہوں نے دوسرے سال کے چندہ تحریک جدید کے طوعی وعدوں کو پورا نہیں کیا وہ اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ وہاں جماعتوں کا فرض صرف اتنا ہی نہیں۔ کہ وہ خطبہ سنانے کے بعد یہ سمجھ لیں۔ کہ بس فرض ادا ہو گیا۔ بلکہ ان کا کام یہ ہے۔ کہ وہ حضور کی اس ہدائت کے ماتحت کہ وہ وعدہ کرنے والے مخلصین سے ان کے گھروں پر پہونچ کر رقوم وصول کریں کام کریں اور اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھیں۔ جب تک کہ ان کی جماعت کا وعدہ سو فی صدی پورا نہ ہو جائے۔ اس خطبہ کے بھیجنے سے ایک غرض یہ بھی ہے۔ کہ جو جماعتیں یا افراد اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کر چکے ہیں وہ تیسرے سال کی مالی قربانی کے لئے ابھی سے اپنے دل میں فیصلہ کر لیں۔ مگر اس کا اظہار اس وقت فوراً کریں۔ جب حضور ماہ نومبر میں احباب سے تیسرے سال کی مالی قربانی کا مطالبہ فرمائیں۔ فی الحال ان کو دوسرے سال کے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف اپنی توجہ مبذول رکھنی چاہیئے۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:۔ "فی الحال دوستوں کو اس کوشش میں لگ جانا چاہیئے۔ کہ جہاں جہاں جماعتوں نے وعدے پورا کرنے میں سستی دکھائی ہے وہاں کی جماعتوں کی سستی کے دور کرنے اور اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف توجہ دلائیں"

پس ہر اس جماعت کے لئے جس کے وعدے سو فی صدی پورے نہیں ہوئے ضروری ہے کہ اپنے وعدوں کے پورا کرنے کی طرف جلد توجہ کرے۔ اللہ تعالےٰ مخلصین جماعت۔ نمائندگان مجلس مشاورت اور کارکنان کو توفیق دے کہ وہ وقت کے اندر سو فی صدی وعدے پورے کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا اور خوشنودی حاصل کریں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

چند ضروری باتیں

قؔ اور کؔ

اردو زبان میں بعض حروف ایسے ہیں۔ جن کے نام یا جن کی آوازیں، سننے میں، ایک دوسرے کے کچھ مشابہ معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً حؔ اور ہؔ یا قؔ اور کؔ۔ اس لئے بچوں کو آغاز میں آ ب پڑھاتے وقت ان حروف کی شناخت کو ذہن نشین کرانے کے لئے تصریح کرنی پڑتی ہے مثلاً حؔ یعنی حائے حُطّی کو کوئی بڑی ح کہتا ہے اور کوئی حلوے والی ح کہہ کر ذہن نشین کرتا ہے۔ اور ہؔ یعنی ہائے ہوز کو کوئی چھوٹی ہ کہتا ہے اور کوئی شغشہ والی ہ کہتا ہے۔ لیکن عرصہ دو سال کا ہوا کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے بذریعہ الفضل برادران جماعت کے سامنے ایک نہایت عمدہ تجویز پیش فرمائی تھی۔ جو یہ تھی کہ آئندہ احمدیوں کو حائے حُطّی کی تصریح کے لئے مسیح والی حؔ اور ہائے ہوز کی تصریح کے لئے مہدی والی ہؔ کہنا چاہیئے۔

میرا خیال ہے کہ حضرت میر صاحب کی یہ تجویز احمدی حلقوں میں کافی مروج ہو چکی ہے۔ اور کئی بار احمدی بھائیوں کو اس تجویز پر عمل کرتے سنا جاتا ہے۔

اسی سلسلہ میں ایک تجویز یہ ناچیز بھی برادران کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے وہ تجویز یہ ہے کہ جس طرح حروف حؔ اور ہؔ کی تصریح کی ضرورت پیش آتی ہے اسی طرح قؔ اور کؔ کی بھی تصریح جاری کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ قؔ کو کوئی توڑا کاف کہتا ہے کوئی دو نقطیا کاف کہتا ہے اور کوئی قینچی والا کاف کہتا ہے اور کؔ کو کوئی ڈنڈے والا کاف کہتا ہے تو کوئی کشش والا کاف کہتا ہے لیکن میری ناچیز رائے میں احمدی بھائیوں کو اس قسم کی تمام تصریحات کو ترک کر کے اپنی قومی اصطلاح ایجاد کرنی چاہیئے۔ اور قؔ اور کؔ کی تصریح یوں کرنی چاہیئے کہ قؔ قادیان والا کؔ کعبہ والا۔ امید ہے کہ برادران جماعت آئندہ اپنے گھروں میں بچوں کو سبق پڑھاتے وقت اور تمام استاد صاحبان مدرسوں میں تعلیم دیتے وقت اور دیگر برادران تصریح کے لئے حؔ اور ہؔ اور قؔ اور کؔ کی مندرجہ بالا قومی اصطلاحات کو مروج کریں گے۔

الفضل میں فہرست مضامین کی ضرورت

میرا خیال ہے کہ جو برادران جماعت اخبار الفضل کو بہ غور مطالعہ فرماتے ہیں اور اس کے فائل محفوظ رکھتے ہیں وہ اخبار الفضل میں فہرست مضامین کے اجراء کی شدید ضرورت محسوس کرتے ہونگے۔ غالباً ۱۹۳۲ء میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی فرمائش پر ایڈیٹر صاحب نے الفضل میں فہرست مضامین کو شروع کر دیا تھا مگر افسوس ہے کہ جب سے الفضل روزانہ ہوا ہے ایڈیٹر صاحب نے فہرست مضامین کو اڑا دیا ہے نتیجہ یہ ہے کہ آج کل کبھی تو کسی پرچہ کے سرورق پر سیاہی سے "رفیق اور ربانی" اور کبھی کسی پر "فیرنی اور فالودہ" لکھنا پڑتا ہے اور کبھی کسی پر "فیرنی کی تردید" کا نوٹ دینا پڑتا ہے۔ اور جب سے بعض برادران نے تردیدی مضامین کے لئے خامہ فرسائی شروع کی ہے اس وقت سے گذشتہ پرچوں کو۔ بار بار فائل سے نکال کر دیکھنا پڑتا ہے مگر مطلوبہ پرچوں کی تلاش میں کافی زحمت اٹھانی پڑتی ہے۔ اور وقت بھی کافی ضائع ہوتا ہے۔ اس لئے ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں مودبانہ عرض ہے کہ براہ کرم اب پھر فہرست مضامین کے لئے اخبار میں کچھ جگہ نکالئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے اخبارات کے پرانے پرچوں سے خیال ہے کہ حضور کے زمانہ میں اخبارات میں فہرست مضامین درج ہوتی تھی پس الفضل کو سلسلہ کے اخبارات کی اس عمدہ اور مفید روایت کو قائم رکھنا چاہیئے لیکن میرے خیال میں تمام فہرست کو الفضل کے کالم کے پیٹ میں ٹھونس دینا کچھ پسندیدہ نہیں۔ وہاں پر جگہ کم ہوتی ہے اور فہرست طویل۔ اسی لئے کوئی دوسری جگہ منتخب فرمائیں۔ اگر سرورق پر مدینۃ المسیح کی خبروں اور ملفوظات کی وجہ سے جگہ نہ نکل سکے تو میرے خیال ناقص میں صفحہ نمبر ۲ کے پہلے کالم کا اوپر والا پورا نصف حصہ فہرست کے لئے نہایت موزوں ہوگا۔ بہرحال جو بھی جگہ پسند فرمائیں اسے مستقل طور پر فہرست کے لئے وقف کر دیں۔

بعض برادران فرمایا کرتے ہیں کہ اخبار میں فہرست کا مرتب کرنا کچھ عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔ میں ایسے بھائیوں کی توجہ ہندوستان کے بہترین سیاسی اخبار "سٹیٹسمین" کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جس میں ہر روز فہرست مضامین کے علاوہ تمام ضروری مضامین کا خلاصہ بھی درج ہوتا ہے۔

جائے کی پیالی میں مکھی

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت الفضل میں جو مضمون شائع ہوا ہے وہ ایسا بے نظیر مضمون ہے کہ جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ میں جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کی خدمت میں مودبانہ درخواست کرتا ہوں کہ اس مضمون کو بصورت ٹریکٹ شائع کر کے عام اشاعت کی جائے۔ اور جن جن علاقوں میں حضرت میر صاحب بسلسلہ ملازمت رہائش اختیار فرماتے رہے ہیں وہاں پر خاص طور سے اس ٹریکٹ کی اشاعت کرائی جائے کیونکہ حضرت میر صاحب کے اعلیٰ اخلاق اور آپ کے بنی نوع انسان کی ہمدردی کے علمبردار ہونے کے سینکڑوں غیر احمدی اور غیر مسلم دوست معترف ہیں۔ بوجہ متاثر اور مداح ہیں غیر احمدی احباب کے دلوں میں یہ مضمون تحقیق احمدیت

جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی فوری توجہ درکار ہے

خاکسار نے سرحد کے بعض متخیر و مخلص احمدی احباب کی خدمت میں تحریک کر کے غیر احمدی معززین میں "الفضل" کے خطبہ نمبر کی اشاعت کے لئے بعض آرڈر حاصل کئے ہیں۔ میرا مقصد اس سے یہ ہے کہ ایسے معزز و غیر متعصب غیر احمدی جو ہمارے سلسلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کے نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات "الفضل" کے خطبہ نمبر کے ذریعہ پہنچیں کہ ان کو سلسلہ کے قریب کیا جائے۔ اور ان شبہات کا ازالہ کیا جائے۔ جو مخالف اخبارات پیدا کر دیتے ہیں جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد سے میری درخواست ہے کہ اس تحریک کے مطابق اگر وہ کسی غیر احمدی کے نام خطبہ نمبر جاری کرانا چاہتے ہوں تو اس کے نام اور مکمل پتہ سے مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ نیز ان تمام بزرگوں سے جن کو میں خود تحریک نہیں کر سکا۔ اس تحریر کے ذریعہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ بھی اس تحریک میں حصہ لے کر سرحد میں احمدیت کی آواز کو وسیع پیمانہ پر پھیلانے میں ممد و معاون ہوں۔ جو دوست اس تحریک میں حصہ لینگے ان کے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ درج اخبار کئے جائینگے۔ پندرہ دن تک احباب صوبہ سرحد کی اطلاعات کا انتظار کرنے کے بعد فہرست مرکز کو ارسال کر دی جائیگی۔

نوٹ:۔ یہ تحریک صرف صوبہ سرحد کے لئے ہے۔ خاکسار ظہور الحسن مولوی فاضل نمائندہ "الفضل"

26

وصیتیں

نمبر ۴۶۲۱ - منکہ ام کلثوم زوجہ چودہری مشتاق احمد صاحب قوم جٹ باجوہ عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حسن منزل دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں اپنی جائداد کے ۱/۳ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد کی کل قیمت ۱۵۰۰ روپیہ ہے جن کے نصف ۷۵۰ روپے ہوتے ہیں اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) زیورات طلائی قیمتی ۴۴۸ روپے
(۲) گھڑی قیمتی ۵۲ روپے
(۳) مہر ایک ہزار روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں۔ تو اس کو منہا کردیا جائے گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی بھی حقدار ہوگی۔

العبد۔ ام کلثوم بیگم بقلم خود
گواہ شد۔ غلام حسن سفید پوش حسن منزل محلہ دار الفضل قادیان
گواہ شد۔ مشتاق احمد خاوند موصیہ بقلم خود حسن منزل دار الفضل قادیان

نمبر ۴۶۲۳ - منکہ شیر محمد ولد فضل دین قوم ڈوگر شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت ستمبر ۱۹۲۸ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۵/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت مبلغ ۱۰ روپے ماہوار آمدنی ہے [illegible] کے علاوہ میری کوئی اور جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں یعنے صرف آمدنی ہی آمدنی ہے۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ میں وصیت میں ادا کرتا رہوں گا ہاں اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد۔ شیر محمد چوکیدار سمال ٹاؤن کمیٹی قادیان
گواہ شد۔ محمد دین ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان
گواہ شد۔ محمد اسحاق سکرٹری مال محلہ دار العلوم قادیان

نمبر ۴۶۱۴ - منکہ حافظ بشیر احمد جالندہری ولد صوفی علی محمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۹/۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے فوت ہونے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔

(۲) چونکہ میرے والد صاحب مکرم ابھی زندہ ہیں۔ اس لئے میری موجودہ جائداد کتابوں۔ بستر۔ کپڑوں۔ سائیکل اور گھر کی چند دیگر اشیاء پر مشتمل ہے۔ کتابوں کی قیمت کا اندازہ میرے نزدیک ۳۰۰ روپیہ تک ہے۔ سائیکل باون روپے کی مالیت کا ہے۔ باقی گھر کی دوسری اشیاء لیمپ۔ بستر۔ چارپائی۔ ٹرنک۔ کرسیاں گرم وسرد کپڑے قلم وغیرہ کی قیمت کا اندازہ میرے نزدیک ڈیڑھ سو روپیہ تک کا ہے۔ اپنی موجودہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

(۳) میری آمد ماہوار اس وقت تیس روپے ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا پندرہ فی صدی اپنی زندگی بھر صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔

العبد حافظ بشیر احمد جالندہری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ منور بلڈنگ قادیان
گواہ شد۔ محمد طفیل بقلم خود ٹیچر مدرسہ احمدیہ قادیان
گواہ شد۔ فرزند علی عفی عنہ ناظر امور عامہ قادیان

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

شملہ یکم اکتوبر۔ آج اسمبلی میں سوالات کے وقت مسٹر ستیہ مورتی نے پوچھا کہ کیا گورنمنٹ پنشنروں کو صوبجاتی کونسلوں کے آئندہ انتخابات میں کانگریس کے ٹکٹ پر یا کسی اور پارٹی کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے کی ممانعت ہے۔ سر ہنری کریک نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ چونکہ صوبجاتی لیجسلیچرز کے انتخابات میں ریٹائرڈ سرکاری ملازموں کو کسی پارٹی کے ٹکٹ پر کھڑے ہونے کی ممانعت کے احکام جاری نہیں کئے گئے۔ اس لئے گورنمنٹ اس موضوع پر کوئی اعلان جاری کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔"

لنڈن (بذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ اس امر کا انتظام کیا جا رہا ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کا معاملہ پارلیمنٹ کے سامنے رکھا جائے۔ تاکہ برطانیہ کی سب سے بڑی قانون ساز جماعت کے سامنے یہ معاملہ آ جائے کہ ہندوستان کا ایک مشہور لیڈر نظر بندی کی حالت میں زندگی کے دن کس طرح گذار رہا ہے۔

میڈرڈ ۔یکم اکتوبر۔ بعض حلقوں میں خیال کیا جاتا تھا۔ کہ اگر باغیوں نے فتح حاصل کر لی۔ تو اس صورت میں الفانسو سابق شاہ سپین کو دوبارہ تخت پر بٹھا دیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں باغیوں کے لیڈر جرنیل فرینکو کا ایک اعلان مظہر ہے کہ شاہ الفانسو کے دوبارہ تخت حاصل کرنے کی کوئی امید نہیں۔ باغی اسے سپین میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیں گے کیونکہ وہ ملک کی فضا کو مکدر کرنا نہیں چاہتے۔

جموں ۔۳۰ ستمبر۔ کشمیر کانسٹی ٹیوشنل ریفارمز کانفرنس نے دیگر سفارشات کے علاوہ یہ بھی سفارش کی تھی۔ کہ میونسپلٹیوں کے انتخابی قواعد پر نظر ثانی کی جائے۔ ریاست جموں و کشمیر کی میونسپلٹیوں میں مشترکہ طریقہ انتخاب کی بجائے جداگانہ طریقہ انتخاب رائج کیا جائے۔ اور اس امر کا انتظام کیا جائے کہ میونسپل کمیٹیوں میں اکثریت منتخب ممبروں کی ہو۔ اس سفارش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہز ہائی نس کی حکومت نے میونسپلٹیوں کے انتخابی قواعد پر نظر ثانی کی اور ترامیم کے ساتھ انہیں گورنمنٹ گزٹ میں شائع کر دیا ہے۔ جداگانہ انتخابات کے لئے شہر سری نگر کو ایک مسلم اور چار غیر مسلم حلقوں میں اور شہر جموں کو سات غیر مسلم اور تین مسلم حلقوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

لاہور یکم اکتوبر۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا اجلاس جو ۲۱، ۲۲، ۲۳ر اکتوبر کو لاہور میں ہونے والا ہے۔ اس کے لئے سرگرمی سے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔

جنیوا ۔۳۰ ستمبر۔ لیگ اقوام کی اسمبلی میں ایبے سینیا کے ڈیلیگیٹ نے شاہ ایبے سینیا کی تخت سے دستبرداری کے متعلق جو تقریر کی تھی۔ لیگ کے حلقوں میں اس کا مطلب یہ لیا جا رہا ہے کہ شاہ نجاشی ایبے سینیا کے ان حصوں پر اٹلی کا قبضہ تسلیم کرنے کو تیار ہے جسے اطالوی فوجیں فتح کر چکی ہیں۔ بشرطیکہ غیر مفتوحہ علاقہ پر اس کی شہنشاہیت کے متعلق کوئی جھگڑا نہ کیا جائے۔

لاہور یکم اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ آنریبل چیف جسٹس مسٹر ینگ کی کوششوں سے لاہور ہائی کورٹ کا کام بہت ہلکا ہو گیا ہے۔ جس کے نتیجہ کے طور پر اب چار ججوں کو دوبارہ سشن جج اور ایڈیشنل سشن جج کے عہدوں پر (Revert) کر کے بھیجا جا رہا ہے۔

شملہ یکم اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مسٹر ای ایم جنکنس سابق جائنٹ سکرٹری ایبرڈ یپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند دہلی کے چیف کمشنر مقرر کئے گئے ہیں۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ کنزرویٹو کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے سر سیموئل ہور نے کہا کہ جب یورپ کے تمام ممالک اسلحہ بڑھا رہے ہیں تو ہمارے لئے بھی اور کوئی چارہ کار نہیں۔ ہم بھی جلد از جلد اسلحہ بڑھانے کے پروگرام پر عمل کریں گے۔

روم ۔۳۰ ستمبر۔ اٹلی میں فوجی سامان تیار کرنے والے کارخانوں۔ بندرگاہوں اور ملٹری بارکوں میں زبردست سرگرمیاں جاری ہیں۔ سمندر کے اندر غوطہ مارنے والے جہازوں کی تعمیر میں حتی الامکان تیزی سے کام لیا جا رہا ہے۔ نئی قسم کے جہاز جرمن طرز پر بنائے جا رہے ہیں۔ تاکہ وہ پانی میں غوطہ لگا سکیں۔ اطالوی ہوابازوں کو بہت کم رخصت دی جاتی ہے۔ اگر رخصت ملے تو بھی اس عرصہ میں ہر ایک شخص کو دن میں دو بار ٹیلیفون یا تار برقی کے ذریعہ اپنی نقل و حرکت کی رپورٹ کرنی پڑتی ہے۔

پیرس یکم اکتوبر۔ چیمبر نے فرانک کی قیمتوں میں کمی کے متعلق بل ۴۳۱ اور ۲۱۶ راؤں کی نسبت سے پاس کر دیا ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) "ہیرلڈ" کے نامہ نگار مقیم القدس نے اطلاع دی ہے کہ عربوں نے ملکی آزادی کے لئے لڑنے کا پورا تہیہ کر لیا ہے۔ ...... لوگ اس معاملہ میں اس حد تک [illegible] بڑھ گئے ہیں کہ اگر انہیں خاص رعایت کا وعدہ ملا تو اس پر بھی غور نہ کریں گے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اٹلی نے یہودیوں اور برطانیہ کے خلاف تحریک جاری کرنے کے لئے عربوں کی ہتھیاروں اور روپیہ سے امداد کی ہے۔ اٹلی اب تک دو لاکھ لیرے دے چکا ہے تاکہ فلسطین انگریزوں کی سرپرستی سے نکل جائے۔ اور اٹلی کے ہاتھ میں آ جائے۔

شملہ یکم اکتوبر۔ سر این این سرکار لا ممبر حکومت ہند نے اسمبلی کے آج کے اجلاس میں بیان کیا کہ اسمبلی کا موجودہ سیشن ۱۷ر اکتوبر کو ختم ہو گا۔

برلن یکم اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ نازی لیبر کور کے لیڈر نے اعلان کیا ہے کہ جرمنی کی تمام عورتوں کو فوج میں لازمی تعلیم حاصل کرنی ہو گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں جلد ہی کوئی قانون بنایا جائے گا۔

واشنگٹن یکم اکتوبر۔ پولیس نے قانون آبکاری کی خلاف ورزی کرنے والوں کی گرفتاریاں شروع کر دی ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں ایک ہزار اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور شراب کی کشید کے صد ہا آلات برآمد ہوئے ہیں۔

پٹنہ یکم اکتوبر۔ گذشتہ ماہ میں بہار میں ہیضہ سے ۱۲۶ اموات ہوئیں ہیضہ سے ۲۱۸ اشخاص بیمار ہوئے سب سے زیادہ اموات شمالی علاقہ میں ہوئیں۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ جاپان کے وزیر مسٹر ارٹا نے غیر ملکی نامہ نگاروں سے ملاقات کے دوران میں بیان کیا ہے کہ جاپان کے ساتھ صلح کرنے کا چین کو ایک اور موقعہ دیا گیا ہے۔ لیکن اس کی میعاد بالکل محدود ہے۔ اگر موجودہ گفت و شنید ناکام رہی تو جاپانیوں کی جان و مال کی حفاظت کرنے کے لئے بعض تدابیر اختیار کرنا پڑیں گی۔

بیت المقدس یکم اکتوبر۔ برطانوی فوج کی ایک پوری بٹالین کو زمین میں سرنگ لگا کر ڈائنا میٹ سے اڑا دینے کی ایک خوفناک سازش کا عین وقت پر انکشاف ہو جانے سے سینکڑوں برطانوی موت سے بچ گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دالٹر شائر رجمنٹ کا وہ دستہ جو کنگز رائل رائفلز کے فوجیوں پر مشتمل تھا جیفا میں جہاز "نبور ریلیا" سے اتر کر حسب توقع قبل از وقت بیت المقدس روانہ کر دیا گیا اور سازشیوں کی تمام تدابیر پر پانی پھر گیا کہا جاتا ہے کہ جنین کے نزدیک عربوں نے سڑک میں گڑھے کھود رکھے تھے لیکن ابھی ان میں سرنگیں نہیں لگائی گئی تھیں فوج نے سڑک اسی وقت مرمت کر دی اور فوجی قافلہ صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہنچ گیا

سیالکوٹ یکم اکتوبر۔ ہز ایکسی لینسی لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند ماہ نومبر میں سیالکوٹ آئیں گے۔

برلن کی تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت جرمنی انتہائی کوشش میں معروف ہے کہ اسلحہ کے لحاظ سے جرمنی کو دنیا کی تمام طاقتوں سے فائق بنا دے حکومت جرمنی کا اندازہ ہے کہ تجدید اسلحہ کی سکیم ۶۰ یا ۷۰ ارب مارک کے صرف سے پایہ تکمیل تک پہنچ جائے گی۔ حکومت جرمنی کے ارباب حل و عقد کوشاں ہیں۔ کہ اس پروگرام کو حتی الوسع جلدی مکمل کریں۔"

ایتھنز (بذریعہ ڈاک) تیرانا سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ البانیہ میں شاہ زوغو کی حکومت کا تختہ الٹنے کی ایک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی